بسم اللہ الرحمن الرحیم

بُوجھ پہیلیاں

آری

ایک نار وہ دانت دنتیلی پتلی دُبلی چھیل چھبیلی
جب ڈ اتریا کو لاگ بھوک سوکھے ہرے چبائے روک
جو کوئی بتائے واکے بلہاری خسرو کہے وے کو آری

ایضاً

ادھر کو آئے اُدھر کو جائے ہر ہر پھیرے کاٹ وہ کھائے
ٹھہر رہتی جس دم وہ ناری خسرو کہے ورے کو آری

ایضاً

شیام برن اور دانت انیک لچکت جیسے ناری
دونوں ہاتھ سے خسرو کھینچے اور یوں کہے تو آری

آگھ کی بڑھیا

اک بڑھیا شیطان کی خالہ　　سر ہی سفید اور منھ ہی کالا
لونڈوں گھیرے ہی وہ نار　　لڑکے رکھیں ہیں اس سے پیار
اچھلے کودے ناچے وہ　　آگ لگے اس بڑھبس کو

آگ

پون چلت وہ دیہہ بڑھاوے　　جل پیوت وہ جیو گنواوے
ہی وہ پیاری سندر نار　　نار نہیں پر ہے وہ نار
عورت　　آگ

آنکھ

عین میں میں سیپ کی صورت۔ آنکھیں دیکھی کہتی ہیں
ان کھا دیں نا پانی پیویں دیکھے سے وہ جیتی ہیں
دوڑ دوڑ زمین پر دوڑیں آسمان پر اڑتی ہیں
ایک تماشا ہم نے دیکھا ہاتھ پاؤں نہیں رکھتی ہیں

فارسی بولی آئی نا　آئینہ　ترکی ڈھونڈی پائی نا
ہندی بولوں آرسی آئے　　خسرو کہے کوئی نہ بتائے

بڑی

ٹوٹی ٹوٹ کے دھوپ میں پڑی　　جوں جوں سوکھی ہوئی بڑی

چوکی

ایک نار جب بن کر آوے　　مالک کو اپنے اوپر بلاوے

ہر وہ ناری سب کے گوں کی   خسرو نام لیے تو چونکی

چھتری

گھوم گھمیلا لہنگا پہنے ایک پاؤں سے رہی کھڑی
آٹھ ہاتھ ہیں اُس ناری کے صورت اُس کی لگے پری
سب کوئی اُس کی چاہ کریں ہیں گبرو مسلمان ہندو چھتری
خسرو نے یہ کہی پہیلی دل میں اپنے سوچ ذری

دیا

بالا تھا جب سب کو بھایا   بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا
خسرو کہہ دیا اُس کا ناؤں   ارتھ کرو نہیں چھاڑو گاؤں

کوئلہ

ناری سے تو نر بھئی اور شیام برن بھئی سو
گلی گلی کوکت پھریں کوئی لو، کوئی لو، کوئی لو

کھاری

سرکنڈوں کے ٹھٹھ بندھے اور بند لگے ہیں بھاری
دیکھی ہے پر چاکھی نہیں لوگ کہیں ہیں کھاری

کھائی

گھوم گھام کے آئی ہے اور میرے من کو بھائی ہے

دیکھی ہے پر چاکھی نہیں اللہ کی قسم کھائی ہے

لال

جانور ۱۲

پان پھول وا کے سر ماہیں لڑیں کٹیں جب مد پر آہیں
پچھے کالے وا کے بال بوجھ پہیلی میرے لال

لوٹا

گول مول اور چھوٹا موٹا ہر دم وہ تو زمیں پہ لوٹا
خسرو کہے یہ نہیں ہے جھوٹا جو نا بوجھے عقل کا کھوٹا

ایضاً

کھرا بھی لوٹا پڑا بھی لوٹا ہے بیٹھا اور کہیں ہے لوٹا
خسرو کہے سمجھ کا لوٹا

محرم

انگیا ۱۲

ایک نار ہاتھی پر خاصی جنور بیٹھا بیچ خواصی
اتا پتا مت پوچھو ہم سے کچھ تو محرم ہو گی اس سے

مشک

ایک نار چرن وا کے چار سیام برن صورت بدکار
بوجھے تو مشک ہے نہ بوجھے تو گنوار

موری

ساون بھادوں بہت چلت ہے ماگھ پوس میں تھوڑی
امیر خسرو یوں کہے تو بوجھ پہیلی موری

ایضاً

اندر رہے اور باہر بہے   جو دیکھے سو موری کہے

مونڈھا

مجھ کو آوے یہی پریکھ   پیر نہ گردن مونڈھا ایک

مہال

ایک مندر کے سہسر در   ہر در میں تریا کا گھر
بیچ میں وا کے امرت تال   بوجھ ہے اس کی بڑی محال

مینا

ایک نار ترور سے اُتری سر پر وا کے پاؤں
ایسی نار کنار کو میں نا دیکھن جاؤں

ناخن

ہاڑ کی دیہی اُجل رنگ   لپٹا رہے ناری کے سنگ
چوڑی کی نا خون کیا   وا کا سر کیوں کاٹ لیا

ایضاً

بیسوں کا سر کاٹ لیا   چوڑی کی نا خون کیا

ناؤ

جل جل چلتا بستا گاؤں ‏ ‏ بستی میں ناوا کا ٹھاؤں
خسروؔ نے دیا واکا ناؤں ‏ ‏ بوجھو ارتھ نہیں چھاڈو گاؤں

نبولی

ایک نار ترور سے اُتری ماسوں جنم نہ پایو
باپ کو ناؤں جو واسے پوچھو آدھو ناؤں بتایو
آدھو ناؤں بتایو خسروؔ کون دیس کی بولی
واکو ناؤں جو پوچھو میں نے اپنے ناؤں نبولی

نقّارہ

نر ناری کی جوڑی دیٹھی ‏ ‏ جب بولے تب لاگے میٹھی
اِک نہائے اِک تاپن ہارا ‏ ‏ چل خسروؔ کر کوچ نقارہ

بِن بُوجھ پہیلیاں

آدم

بدھنا نے اِک پرکھ بنایا   تریا دی اور نیر لگایا
چوک بھئی کچھ ایسی ویسی   دیس چھوڑ بھیو پردیسی

آرسی

ایک نار پیا کو بھانی   تن واکو سگرا جوں پانی
آب رکھے پر پانی نا نہہ   پیا کو راکھے ہردے مانہہ
جب پی کو وہ مُنہ دکھلاوے   آپ ہی سگری پی ہو جاوے

ایضاً

جھلمل کا کنواں رتن کی کیاری   بتاؤ تو بتاؤ نہیں دونگی گاری

آری

آنا جانا اُس کا بھائے   جس گھر جائے لکڑی کھائے

آسمان

ایک تھال موتیوں سے بھرا   سب کے سر پہ اوندھا دھرا
چاروں اور وہ تھالی پھرے   موتی اُس سے ایک نہ گرے

آکھ

ایک پیڑ ریتی میں ہوئے — بن پانی دیئے ہرا وہ رہوے
پانی دیئے سے وہ جل جائے — آنکھ لگے اندھا ہو جائے

آگ

جا گھر لال بلیّا جائے — تا کے گھر میں دُند مچائے
لاکھن من پانی پی جائے — دھرا ڈھکا سب گھر کا کھائے

آم

ایک پرکھ جب مد پر آئے — لاکھوں ناری سنگ لپٹائے
جب وہ ناری مد پر آئے — تب وہ ناری نر کہلائے

آنکھ

آوے تو اندھیری لائے — جائے تو وہ سُکھ لے جائے

آئینہ

کیا جانوں وہ کیسا ہے — جیسا دیکھو ویسا ہے
ارتھ تو اِس کا بوجھے گا — مُنھ دیکھو تو سوجھے گا

ایضاً

ہاتھ میں لیجئے دیکھا کیجئے

ایضاً

سامنے آئے کر کے دو — مارا جائے نہ زخمی ہو

اَبرو

سیام برن اک ناری　　ماتھے اوپر لاگے پیاری
جو مانس اس ارتھ کو کھولے　　کتّے کی وہ بولی بولے

ارہر

گوری سندر پاتلی کیسر کالے رنگ
گیان دبور چھوڑ کر چلے جیٹھ کے سنگ

(مراد مہینے) (نام ماہ ۱۲)

ازار

ایک نار جا کے مکھ سات　　سو ہم دیکھی ٹانگن جات
آدھا مانس نگلے رہے　　آنکھوں دیکھی خسرو کہے

انار (آتش بازی)

آگ لگے پھولے پھلے سینچت جاوے سوکھ
میں توسے پوچھوں اے سکھی پھول کے بیچ رکھ

ایضاً

رات سمے ایک سوہا آیا　　پھولوں پاتوں سب کو بھایا
آگ دیئے وہ ہوئے روکھ　　پانی دیئے وہ جاوے سوکھ

اولا

اُجل اتیت موتی برنی　　پائی کنت دیئے موئے دھرنی

جہاں دھری تھی واں نہیں پائی   ہاٹ بازار سب ہی ڈھونڈ آئی
اے سکھی اب کیجیے کیا   پی مانگے تو دیجیے کیا

ایضاً

دیکھ سکھی پی کی چترائی   ہاتھ لگا دت چوری آئی

اینٹ

جل سے گاڑھو تھل دھرو جل دیکھے کمھلائے
لاؤ بسندر پھونک دیں جو امر بیل ہو جائے

بانسری

بانس بریلی سے ایک ناری   آئی اپنی بند کٹا ری
پی پکڑ اُس کے کان میں پھونکی   بولی وہ سن پی کے منہ کی
آہ پیا یہ کیسی کینی   آگ برہ کی بھڑکا دینی

بتی چراغ

ایک اچرج کی انوکھی انی   نیچے سے وہ پیوے پانی

ایضاً

ایک نارے اچرج کیا   سانپ مار پنجرے میں دیا
جوں جوں سانپ تال کو کھائے   تال سوکھ سانپ مرجائے

بجلی

ہے وہ ناری سندر نار   نار نہیں پر وہ ہے نار
دور سے سب کو چھب دکھلاوے   ہاتھ کسی کے کبھو نہ آوے

بچھو

آگے سے وہ گانٹھ گٹھیلا / پیچھے سے وہ ٹیڑھا
ہاتھ لگائے قہر خدا کا / بوجھ پہیلا میرا

بدلی

بھانت بھانت کی دیکھی ناری / نیر بھری ہیں گوری کاری
اوپر بسیں اور جگ کے دھاویں / رچھا کریں جب نیر بہاویں

ایضاً

ایک نار نورنگی چنگی وہ بھی نار کہاوے
بھانت بھانت کے کپڑے پہنے لوگوں کو ترساوے

برچھی

ایک اچنبا دیکھو چل / سوکھی لکڑی لاگے پھل
جو کوئی اس پھل کو کھاوے / پیڑ چھوڑ کہیں اور نہ جاوے

بگلا

اجل برن آدھیں تن ایک چت دو دھیان
دیکھت میں تو سادھو ہیں پر نپٹ پاپ کی کھان

بندوق

ایک نار وہ اوکھد کھائے / جس پر تھوکے وہ مر جائے
اس کا پیا اسے چھاتی لائے / اندھا نہیں تو کانا ہو جائے

بھٹا (مکا)

ایک ترور کا پھل ہے تر — پہلے ناری پیچھے نر
وا پھل کی یہ دیکھو چال — باہر کھال اور بھیتر بال

ایضاً

آگے آگے بہنا آئی پیچھے پیچھے بھیّا — دانت نکلے باوا آئے برقعہ اوڑھے میّا

ایضاً

سر پر جٹا گلے میں جھولی کسی گرو کا چیلہ ہے
بھر بھر جھولی گھر کو دھاویں اس کا نام پہیلا ہے

بھڑ کا چھتا

ایک گاؤں صد ہا کنوئے، کنوئے کنوئے پنہار
مورکھ تو جانے نہیں چترا کرے بچار

بھونرا

سیام برن پیتامبر کاندھے مرلی دھرنی ہوئے
بن مرلی وہ ناد کرت ہے برلا بوجھے کوئے

بئے کا گھونسلا

اچرج بنگلا ایک بنایا — اوپر نیو تلے گھر چھایا
بانس نہ بلّی بندھن گھنے — کہو خسرو گھر کیسے بنے

بیربہٹی

ایک نار کرتار بنائی ، ناوہ کواری ناوہ بیاہی
سوہا رنگ ہی واکو رہے ، بھابی بھابی ہر کوئی کہے

ایضاً

ایک نار کرتار بنائی ، سوہا جوڑا پہن کے آئی
ہاتھ لگائے وہ شرمائے ، یا ناری کو چیت بتائے

پان

ایک گنی نے یہ گن کینا ، ہریل پنجرے میں دے دینا
دیکھو جادوگر کا حال ، ڈالے ہرا نکالے لال

ایضاً

ہر روپ ہی نج وہ بات ، مکھ میں دھرے دکھاوے جات
تین بستوں سے ادھک پیار ، جانب ہیں سب سے نرنار
ہر ایک مبھا کا رکھے مان ، چترائے کی تا تھے پہچان

پرچھائیں

عجب طرح کی ہے اک نار ، واکا میں کیا کروں بچار
دن وہ رہے بدی کے سنگ ، لاگ رہی نس واکے انگ

پڑا یا

ایک پرکھ اور نولکھ ناری ، سیج چڑھیں وہ تریاں ساری
جلے پرکھ دیکھے سنسار ، ان تریوں کا ہی سنگھار

ایضاً

ایک پُرکھ سا ہنر نار — جلے پُرکھ دیکھے سنسار
بہت جلے اور ہوئے راکھ — تب ان تریوں کی ہوئے ساکھ

پسینہ

دھوپوں سے وہ پیدا ہوئے چھاؤں دیکھ مُرجھائے
اری سکھی میں تجھ سے پوچھوں ہوا لگے مَر جائے

پلنگڑی

سونے کی ایک نار کہائے — بنا کسوٹی بان دکھائے

پنجرہ

چام ماس واکے نہیں نیک — ہاڑ ہاڑ میں واکے چھیک
موہے اچنبو آوت لیسے — وامیں جیو بست ہے کیسے

پھوٹ

کھیت میں اُپجے سب کوئی کھائے — گھر میں ہوئے گھر کھا جائے

تلوار

ایک نار کوئے میں رہے — واکا نیر کھیت میں بہے
جو کوئی واکے نیر کو چاکھے — پھر جیون کی آس نہ راکھے

لوٹی

ایک نار دو سینگوں سے نت اُٹھ کھیلے ڈھینگوں سے
جس کے دو ار جا اڑے بے مانس لئے نہیں ٹلے

جاڑا

اِک کنیا نے بالک جایا وا بالک نے جگت ستایا
مارا مرے نہ کاٹا جائے وا بالک کو ناری کھائے

جال

تانا بانا بل گیا جلا نہیں اک تاگا
گھر کا چور پکڑ گیا گھر موری میں سے بھاگا

ایضاً

بن سر کا نکلا چوری کو بِن ہاتھن کی پکڑی جائے
دوڑیو بن پاؤں کی بن سر کا لیے جائے

ایضاً

کیا کروں بن پاؤں کی تجھے لگیا بن سر کا
کیا کروں لمبی دُم کی تجھے کھا گیا بن جو بیج کا لڑکا

جامن

ضامن ۱۲

دودھ میں دیا دہی میں لیا

جامن

کاجل کی کجلوٹی او دھو کا سنگار ہری ڈالی پہ مینا بیٹھی ہے کوئی بوجھن ہار

جھولا

ڈالا تھا سب کے من بھایا ٹانگ اُٹھا کر کھیل بنایا
کمر پکڑ کے دیا ڈھکیل جب ہوا وہ پورا کھیل

چرخا

ایک پُرکھ بہت گن بھرا لیٹا جاگے سووے کھڑا
اُلٹا ہو کر ڈالے بیل یہ دیکھو کرتار کے کھیل

چکی

ایک ناری کے دو بالک دونوں ایک ہی رنگ
ایک پھرے ایک ٹھارا رہے پھر بھی دونوں سنگ

چلم

نئی کی ڈھیلی پورانی کی تنگ بوجھو تو بوجھو نہیں چلو میری سنگ

چلمن

چالیس من کی نار رکھاوے سوکھی جیسے تیلی
کہن کو پردہ کی بی بی ہے پہ ہے وہ رنگ رنگیلی

چینا

ملا رہے تو نر رہے الگ ہوئے تو نار
سونے کا سا رنگ ہے کوئی چترا کرے بچار

چوڑیاں

چٹاخ پٹاخ کب سے — ہاتھ پکڑا جب سے
آہ اوئی کب سے — آدھا گیا جب سے
چُپ چاپ کب سے — سارا گیا جب سے

چوسر

تینوں تیرے ہاتھ میں میں پھروں تیری گھات میں
میں ہر پھیر ماروں تیری تو بوجھ پہیلی میری

ایضاً

چاروں دُسا کی سولہ رانی — تین پُرکھ کے ہاتھ بکانی
مرنا جینا اُن کے ہاتھ — کبھی نہ سوویں وہ ایک ساتھ

چونری

بالوں باندھی ایک چھنال — نت وہ رہوے کھولی بال
پی کو چھوڑ لفنگے راضی — چترا ہو سو جیتے بازی

چھونچ

بال نوچے کپڑے پھٹے موتی لیے اُتار
یہ بپتا کیسی بنی جو ننگی کردی نار

چھتری

ایک وکھ میں اچرج دیکھا ڈال گُنی دکھلائے
ایک ہی تیہ والے کے اوپر ماتمہ چھوٹے کھلائے
سُندروا کی چھاؤں ہو اور سُندروا کو روپ
کھلائے ہے اور نا کملائے جوں جوں لاگے دھوپ

ایضاً

گول گات اور سندر مورت کالا منھ تس پر خوبصورت
اُس کو جو ہو محرم بوجھے سینا دیکھ پرونا سوجھے

حقہ

اگن کنڈ میں گھر کیا اور جل میں کیا نکاس
پڑے پڑے آوت ہی اپنے پیا کے پاس

حمّام

سکھ کے کارج بنا اک مندر   پَوَن نہ جائے والے کے اندر
اِس مندر کی ریت دو انی   بجھا دیں آگ اور اوڑھیں پانی

دانت کی مسّی

سولی چپڑ مسکت کرے سیام برن اک نار

دو سے دس سے بیں سے ملے ایک ہی بار

ایضاً

سیام برن اک نار کہاوے تانبا اپنا نام دھراوے

جو کوئی واکو مکھ پر لاوے رتی سے سیر کھا جاوے

دھوپ

نر سے پیدا ہووے نار ہر کوئی اس سے رکھے پیار

ایک زمانہ اس کو کھاوے خسرو پیٹ میں وہ نا جاوے

دیا سلائی

پی کے نام سے بکت ہی کامن گوری گات

ایک بیر دو بیر ستی بھئی پیا نہ پوچھے بات

ڈولی

این پہیلی تین کا گچھا جس میں ایک سُندر ہی

اے سکھی میں تجھ سے پوچھوں دو باہر اک اندر ہی

ڈھال

شیام برن اور سوہنی پھولن چھائی پیٹھ

سب سورن کے گلے پڑت ہی ایسی ننگی ڈھیٹھ

روپیہ

لوہے کے چنے دانت تلے پاتے ہیں اُس کو
کھایا وہ نہیں جاتا ہے پر کھاتے ہیں اُس کو

ایضاً

دانائی سے دانت اُس پہ لگاتا نہیں کوئی
سب اُس کو بھناتے ہیں پہ کھاتا نہیں کوئی

ایضاً

چندر بدن زخمی تن پاؤں بنا وہ چلتا ہے
امیر خسرو یوں کہیں وہ ہولے ہولے چلتا ہے

رُئی

اِک راجہ نے محل بنایا ... اِک تھم پہ وا نے بنگلا چھایا
بھور بھئی جب باجی بم ... نیچے بنگلہ اوپر تھم

شکرقند

موٹا پتلا سب کو بھاوے ... دو میٹھوں کا نام دھراوے

شمع

اِک ناری کے سر پر نار ... پی کی لگن میں کھڑی لاچار
سیس دُھنے اور چلے نہ زور ... رو رو کر وہ کرے ہے بھور

ایضاً

جب کاٹو جب ڈہڈہے بن کاٹے کمھلائے
ایسی ادبھت نار کا انت نہ پایا جائے

فوّارہ

ایک پُرکھ کا اچرج لیکھا موتی پھلتی آنکھوں دیکھا
جہاں سے اُپجے وہیں سماے جو پھل گرے سو جل جل جاے

ایضاً

جَل سے ترور اوپجا ایک پات نہیں پر ڈال انیک
اس ترور سیتل کی چھایا نیچے ایک بیٹھن نہیں پایا

قفل

بات کی بات ٹھٹولی کی ٹھٹولی مرد کی گانٹھ عورت نے کھولی

قینچی

بھیتر چلمن باہر چلمن بیچ کلیجا دھڑکے
امیر خسرو یوں کہیں وہ دو دو انگل سرکے

کاجل

آدھے گئے سے سب کو پالے مدھ گئے سے سب کو مارے
انت گئے سے سب کو میٹھا خسرو وا کو آنکھوں دیکھا

کاجل

جَل میں اُپجے جَل میں رہے آنکھوں دیکھا خسرو کہے

ایضاً

آدھا میٹھا سارا پانی جو بوجھے سو بڑا گیانی

کتاب

ایک نار چاتر کہلاوے مورکھ کو نا پاس بُلاوے
چاتر مرد جو ہاتھ لگاوے کھول ستر وہ آپ دکھاوے

کمھار

کیلی پر کھیتی کرے اور پیڑ میں دے آگ
راس ڈھوئے گھر میں رکھے ہاں رہ جائے راکھ

ایضاً

ماٹی روندوں چاک دھروں پھیروں بارم بار
چاتر ہو تو جان لے میری جات، گنوار

ایضاً

ایک پرکھ نے ایسی کری کھونٹی اوپر کھیتی کری
کھیتی باڑی دینی جلائے وائی کے اوپر بیٹھا کھائے

کمہار کا چاک

چار انگل کا پیڑ سوا من کا پتّا　　پھل لگے الگ الگ پکجا ئے اکٹھا

ایضاً

انگوٹھے سی جڑ ، چوڑا پات　　چھوٹے بڑے پھل ایک ہی ساتھ

کمہار کا ڈورا

پانی میں نس دن رہے جاے ہاڑ نہ ماس
کام کرے تلوار کا پھر پانی میں باس

ایضاً

ایک جناور جل میں رہے اور من میں اکے کھینچ
اچھل دار کھانڈا کرے جل کا جل کے بیچ

کنٹھا

گانٹھ گٹھیلا رنگ رنگیلا ایک پرکھ ہم دیکھا
مرد استری اس کو رکھیں اس کا کیا کہوں لیکھا

کنکوا

ایک کہانی میں کہوں تو سن لے میرے پوت
بنا پروں وہ اڑ گیا باندھ گلے میں سوت

کنواں

ناری کاٹ کے نر کیا سب سے رہے اکیلا
چلو سکھی واں چل کے دیکھیں نر کاری کا میلا

گولر کا بھنگا

امبر چڑھے نہ بھوں گرے دھرتی دھرے نہ پاؤں
چاند سورج کی اوجھل بسے واکا کیا ناؤں

گھڑی گھنٹہ

ایک نار پانی پر ترے اُس کا پرکھ لٹکا مرے
جوں جوں خندی غوطہ کھائے دوں وں بھڑ دامارا جائے

لال

اندھا بہرا گونگا بولے گونگا آپ کہاوے
دیکھ سفیدی ہوت انگارا گونگے سے بھڑ جاوے
بانس کا منڈوا کا باشا باشے کا دہ کھاجا
سنگ ملے تو سر پر رکھیں واکو رانی راجا
(ایک شکاری پرند)
سی سی کر کے نام بتایا تا میں بیٹھا ایک
الٹا سیدھا پھر دیکھو وہی ایک کا ایک
بھید پہیلی میں کہی تو سن لے میرے لال
عربی، ہندی، فارسی تینوں کر و خیال

مُٹھیا
نداف کی ۱۲

اُکڑوں بیٹھ کے مارن لاگا بیچ کلیجہ دھڑکے
امیر خسرو یوں کہیں وہ دو دو اُنگل سرکے

مور

ایک جانور رنگ رنگیلا بن مارے وہ روٹے
اُس کی ماں پہ تین طلاقیں جو بنا تائے سووے

مونڈھا

سر پر جالی پیٹ سے خالی   پسلی دیکھ ایک ایک نرالی

ناؤ

بانس کاٹے ٹھائیں ٹھائیں ندّی کو گنگوا ئے
کنول کا سا پھول جیسے اُنگل اُنگل جائے

ایضاً

اوپر سے وہ سوکھی ساکھی نیچے سے پنہائی
ایک اُتری اور ایک چڑھی اور ایک نے ٹانگ اُٹھائی
موٹا ڈنڈا کھانے لاگی یہ دیکھو چترائی
امیر خسرو یوں کہیں تم ارتھ دیو بتائے